نحمیاہ کی کتاب ۶:۱۔۹

اب تک ہم نحمیاہ کا ذکر کر رہے ہیں کو کہ اُس وقت کے اعتبار سے مضبوط ترین بادشاہ کے ہاں ایک اہم عہدے پر فائز تھا، اُس وقت یہ دنیا کی سب سے بڑی اور مضبوط سلطنت تھی، بادشاہ کا نام ارتخششتا تھا۔ یہ فارس کا دور تھا جن کی بادشاہت کی حدیں مغربی افریقہ سے لیکر مشرقی یورپ تک پھیلی ہوئی تھیں مشرقِ وسطہ اور موجودہ، بھارت اور پاکستان تک پھیلی ہوئی تھیں۔ نحمیاہ نے صرف ایک سادہ سا سوال پوچھا تھا کہ اُس کے بھائیوں کو جو یروشلیم میں ہیں کس حال میں ہیں؟ اور وہ اس خبر سے بے چین ہو گیا تھا کہ یروشلیم کی دیواریں گری ہوئی ہیں شہر کھنڈر ہے اور خدا کے لوگ خستہ حالت میں ہیں۔ اُس نے ہر چیز داؤ پر لگا دی اور بادشاہ سے اجازت چاہی کہ وہ جائے اور اپنی آنکھوں سے وہ سب حال دیکھے جو اُس نے سُنا ہے اور یروشلیم کی گری ہوئی دیوار کو بنائے۔ اُس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ وہ اُسے یہوداہ کے صوبے کا گورنر بنا دے جہاں اُس کے آباؤ اجداد رہا کیے تھے۔

نحمیاہ کے لیے یہ کوئی پُرکشش فیصلہ نہیں تھا کہ بادشاہ کا محل چھوڑ کر اُس ٹوٹے پھوٹے شہر میں جائے اور اُس خستہ حال لوگوں رہ کر مٹی گارے کا کام کرے۔ لیکن یہ خطرناک اور ایمان کا انتہائی قدم تھا جو اُس نے اُٹھایا۔ وہ یروشلیم کی دیوار بنانا چاہتا تھا اور چاہتا تھا کہ امن اور سلامتی خدا کے لوگوں کے لیے پھر سے بحال ہو۔ خداوند یسوع مسیح کی پہلی آمد تک یروشلیم کو خدا کا شہر کہا جاتا تھا۔ ہیکل وہاں تھی، وہ مقام جہاں خدا کا جلال اُتر آیا تھا یہی وہ مقام تھا جہاں قوم کے گناہوں کی معافی کے لیے قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ یہ اُن لوگوں کا شہر تھا تو ابن داؤد کے آنے کے منتظر تھے جو آ کر سب کچھ ٹھیک کر دے گا مادشاہی بحال کرے گا اور ملک میں امن اور سلامتی کو قائم کرے گا۔ جو آ کر راستی کے عدالت کرے گا اور پھر دنیا کا حاکم ہوگا۔ کیونکہ اس وقت یہ بادشاہی اور یہ خطہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا اس کے لوگ خستہ حالت میں تھے۔ اور اس وقت ان حالات میں یوں لگتا تھا جیسے خدا کے وعدوں کی جو شمع اس وقت ٹمٹما رہی ہے کسی بھی وقت بُجھ جائے گی۔ اور ظاہر ہے ابھی یہ ہمارے لیے بالکل مختلف ہے خداوند یسوع مسیح نے خود پیش گوئی کی تھی کہ یروشلیم اور ہیکل دونوں برباد کر دیئے جائیں گے۔ (متی ۲۴:۱۔۲) اور یہی ہوا بھی تھا رومیوں نے ۷۰ عیسوی میں ہیکل اور یروشلیم دونوں کو برباد کر دیا تھا۔ اور پھر خداوند یسوع مسیح نے یہ بھی کہا تھا کہ اُس کا بدن خدا کی ہیکل ہے جس میں خدا کا جلال بستا ہے اور یہ ہیکل برباد کی جائے گی، یعنی مسیح کو کُچلا جائے، قتل کیا جائے گا لیکن خدا اس ہیکل کو یعنی مسیح کے بدن کو پھر سے تین دن میں زندہ کریگا۔ (یوحنا ۲:۱۸۔۲۲) پھر بعد ازاں پولوس رسول نے کہ کلیسیاہ مسیح کا بدن ہے اس لیے یہ خدا کی نئی ہیکل ہے جس میں خدا کا روح القدس بستا ہے۔ (۱ کرنتھیوں ۳:۱۶، ۶:۱۹) اور ظاہر اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ جو وعدہ خدا نے ابراہام سے کیا تھا وہ یہی تھا قومیں تیرے باعث برکت پائیں گی۔ (پیدائش ۱۲:۲۔۳) اور چونکہ ابراہام اس وعدے پر ایمان لایا تھا اس لیے خدا نے اس کو اُس کی راستبازی شمار کیا۔ (پیدائش ۱۵:۶) جس کے بارے میں پولوس رسول لکھتا ہے کہ اسی سبب سے ابراہام اُن تمام کا باپ ہے جو ایمان لاتے ہیں (رومیوں ۴:۹۔۲۵) پھر پولوس رسول کہتا ہے کہ اب خدا کے نئے مخلوق ہونے کی وجہ سے مختون ہونا فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ (گلتیوں ۶:۱۵) ہمارا فخر صرف اور صرف خداوند یسوع مسیح کی صلیب ہے، اور اسرائیل کا خدا ہمارا فخر ہے۔ (گلتیوں ۶:۱۴۔۱۶)۔

اسی لیے ہم نحمیاہ کی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں کیونکہ یروشلیم کے لیے اُس کا جذبہ نسلی یا قومی نہیں ہے بلکہ یہ ایمانی جذبات ہیں۔ کیونکہ یہی وہ شہر ہے جہاں خداوند یسوع مسیح کی پیدائش ہوگی اور یہی وہ شہر ہے جہاں خداوند یسوع مسیح جہاں کے گناہوں کے لیے صلیب کا دکھ سہیں گے۔ مر جائیں گے اور پھر تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے۔ اور یہی وہ شہر ہونا تھا جس میں یسوع مسیح اپنی کلیسیاہ قائم کرنے کے بعد اُس پر اپنا روح القدس نازل کرتے۔ (اعمال ۱:۴۔۸) نحمیاہ خدا کا مقاصد اور منصوبوں کے لیے جان دینے تک لیے تیار تھا۔ یسوع مسیح کے الفاظ پر غور کریں جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے گا وہ اُسے کھوئے گا اور جو کوئی اپنی جان ابن آدم کے لیے گنوائے گا وہ اُسے پالے گا۔ اگر انسان ساری دنیا حاصل کر لے اور اپنی جان کا نقصان کرے تو اُسے کیا حاصل؟ جو کوئی ابن آدم سے شرمائے گا ابن آدم بھی اُس سے اُس وقت شرمائے گا جب وہ اپنے باپ کے جلال میں مقرب فرشتوں کے ساتھ دنیا کی عدالت کرنے آئے گا۔

آئیے اب نحمیاہ کے زکر میں کچھ اور آگے بڑھتے ہیں۔ نحمیاہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ یروشلیم کی دیوار کے سارے خلا بھرے جا چکے تھے۔ اور دیوار اپنی مخصوص اُنچائی تک تعمیر ہو چکی تھی۔ اب صرف دروازے رہ گئے تھے جنہیں چوگاٹھوں میں رکھنا تھا (۱:۶) اور یہ بات اُن سب کے لیے تکلیف دہ تھی جو یہ نہیں چاہتے تھے کہ یروشلیم تعمیر ہو اور خدا کے وعدوں کی بھرپوری ہو۔ (۱:۶) اُنکا سب سے بڑا مسلہ یہ تھا کہ اگر اُنھوں نے یروشلیم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور اس کی بھنک بادشاہ کو پڑ گئی تو یہ بات اُن کے لیے اچھی نہیں ہوگی کیونکہ خود بادشاہ نے اس تعمیر کی اجازت دی تھی، اس لیے مخالفین یہ چاہتے تھے کہ جو کچھ بھی اس کے خلاف کیا جائے وہ چور اُچکوں کو کام لگے اور ایسا معلوم پڑے جیسے کسی ملک دشمن نے کیا ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ اُن کے حملے شہری نظم وضبط میں ابتری دکھائی دیں نا کہ یروشلیم کی تعمیر کے خلاف حملے۔ اس لیے نحمیاہ کے دشمنوں کے فیصلہ کہ وہ اُسے قتل کر دیں گے۔ لیکن وہ یہ کام یروشلیم میں نہیں کرنا چاہتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نحمیاہ کو یہاں بادشاہ نے قائم کیا ہے اور اگر یہاں ایسا کیا تو بادشاہ اس کی جانچ کر کے قاتل کا پتہ لگائے گا اور اُسے سخت سزا ملے گی۔ اور وہ اُسے سامریہ میں بھی مارنا نہیں چاہتے تھے کیونکہ وہاں کا گورنر سنبط تھا اور اُس پر الزام آ سکتا تھا۔ اس لیے اُنہیں لگتا تھا کہ اگر نحمیاہ اُن سے کسی گاؤں میں بات کرنے کے لیے ملے تو وہ مقام اُسے قتل کرنے کے لیے بہتر ہوگا۔ (۲:۶) دشمنوں کا مقصد اس سارے منصوبے میں یہ دکھانا تھا کہ نحمیاہ بچارہ اپنی بدقسمتی کے باعث صوبے کے کسی غیر آباد گاؤں میں ایک حادثے میں مارا گیا۔ چار بار انہوں نے نحمیاہ سے کہا کہ اُسے اُن کے ساتھ مُلاقات کرنی ہے چونکہ نحمیاہ جانتا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں وہ بار بار یہی جواب بھیج دیتا ہے (۲:۶۔۴) کہ فی الحال میں ایک بہت ضروری کام میں مصروف ہوں، اس وقت مُلاقات نہیں کر سکتا۔

نحمیاہ کو قتل کرنے میں ناکام رہنے کی وجہ سے اب اُنہوں نے اُسے دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ یہ لوگ بہت طاقتور تھے۔ نا صرف بائبل مقدس کے بیانات سے ہم یہ جانتے ہیں بلکہ آثار قدیمہ کی کھُدائی سے ملنے والی تختیوں سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے جو تختیاں ملی ہیں اُنہیں اٰثار قدیمہ والے Elephantine payry کے نام سے پکارتے ہیں، یہ تختیاں نحمیاہ کے ساتھ ہونے والے واقعات کے ۲۰۰ سال بعد کی ہیں۔ اُن تختیوں میں صاف کھُدا ملا ہے کہ یہ تمام خاندان بدترین بدنیت قسم کے تھے اور انہوں نے معاشرے کو اپنی بدکرداریوں سے متاثر کرنے کی کوشش کی اور بہت حد تک کامیاب بھی رہے۔ اس کے بعد سنبلط نحمیاہ کو ایک کھلا خط لکھتا ہے جس میں وہ واضع کرتا ہے کہ

۔(نحمیاہ۶: ۵۔۷) پھر سنبلط نے پانچویں بار اُسی طرح سے اپنے نوکر کو میرے پاس ایک کھلی چھٹی لئے ہوئے بھیجا جس میں لکھا تھا کہ اور قوموں میں یہ افواہ ہے اور جشمو یہی کہتا ہے کہ تیرا اور تیرے یہودیوں کا ارادہ بغاوت کرنے کا ہے اسی سبب سے تو شہر پناہ بناتا ہے اور تو ان باتوں کے مطابق اُن کا بادشاہ بننا چاہتا ہے۔ اور تو نے نبیوں کو بھی مقرر کیا کہ یروشلیم میں تیرے حق میں منادی کریں اور کہیں کہ یہودہ میں ایک بادشاہ ہے پس ان باتوں کے مطابق بادشاہ کو اطلاع کی جائے گی سو اب آ ہم باہم مشورت کریں۔ یہ ایک چالاک قدم تھا کیونکہ یہودہ کا صوبہ ماضی ہمیشہ بغاوت کرتا رہا تھا اس لیے اگر یہ افواہ بادشاہ تک پہنچ جائے تو یقین کرلے گا کہ واقعی کوئی بغاوت ہونے والی ہوگی۔ سنبلط اپنے کھلے خط کی مدد سے یہ افواہ پھیلانے کا آغاز کر چکا تھا نحمیاہ نے اس خط کے جواب میں یوں کہا، آیت نمبر ۸، تب میں اُس کے پاس کہلا بھیجا کہ جو تو کہتا ہے اس طرح کی کوئی بات نہیں ہوئی بلکہ تو یہ باتیں اپنے ہی دل میں بناتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی نحمیاہ جانتا تھا کہ وہ کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں (۶: ۹) وہ ہم سب کو ڈرانا چاہتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس کام میں ان کے ہاتھ ڈھیلے پڑ جائیں گے کہ وہ ہونے ہی کا نہیں پر اب اے خدا تو میرے ہاتھوں کو زور بخش۔

اور نحمیاہ باب نمبر ۶ میں جو واقعات نہیں ابھی اختتام کو نہیں پہنچے۔ ان پر ہم دوبارہ سے اگلے میں غور کریں گے۔ کیونکہ جتنے کچھ پر ہم غور کر چکے ہیں اُس سے کہیں زیادہ ابھی باقی ہے۔ لیکن اس مضمون میں ہم صرف ایک بات پر غور کریں گے، کہ سنبلط اور اُس کے لوگوں نے جو بھی نحمیاہ اور اُس کے لوگوں کو دھمکیاں دیں یا ایسے ہتھکنڈے آزمائے جن سے وہ ڈر جائیں اس سب کے جواب میں ہم نحمیاہ ردعمل یہ دیکھتے ہیں کہ وہ دعا کرتا ہے۔ (۶: ۹) خدا سے دعا کی کہ وہ اُسے زور بخشے۔ ہمارے لیے بھی کُلیدی عمل یہی ہے عبرانیوں ۱۲: ۲۲۔۲۴، یاد رکھیں شیطان چاہتا ہے کہ ہم خوف زدہ ہو جائیں۔ اور اپنے خداوند کی پیروی چھوڑ دیں، لیکن یاد رکھیں ایسے ہی حالات میں نحمیاہ دعا کا سہارہ لیتا ہے، اور ہماری لڑائی تو خون اور گوشت کے ساتھ نہیں ہے بلکہ روحانی لڑائی ہے۔ جب ہم دعا کرتے ہیں جیسے یسوع مسیح نے باغ میں دعا کی اور باپ نے اُسے اپنے فرشتوں کی معرفت تقویت بخشی اُسی طرح جب ہم بھی دعا کرتے ہیں تو ہمیں خدا اپنے روح القدس کے زریعے طاقت بخشا ہے۔ خداوند آپ کے ساتھ ہو۔ آمین